آخری قسط

مولانا محمد مغیرہ
جامع مسجد ابوبکر صدیق تلہ گنگ

فاتحِ روم ، اسلامی بحریہ کے بانی

خلیفۂ راشد ، امیر المؤمنین ، ابو عبد الرحمٰن ، ابو یزید

سیّدنا مُعاوِیَہ سلام اللہ علیہ

سیّدنا معاویہؓ کا عہدِ خلافت حسنِ تدبیر، سادگی، نظم و نسق، حلم و سخاوت، عدل و انصاف رعایا کی داد رسی اور رفاہِ عامہ کا زریں دَور تھا۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

نظم و نسق: طبری میں ہے کہ سیّدنا معاویہؓ کے زمانہ میں اگر کسی کی کوئی چیز گر جاتی تو راہ رو اس کو اُٹھانے کی ہمّت نہ کرتا یہاں تک کہ مالک خود آکر نہ اُٹھالے۔ اور راتوں کو عورتیں اپنے گھروں میں مکان کے کواڑ کھول کر بے خوف و خطر سو جاتی تھیں۔

عدل و انصاف: سیّدنا اعمش رضی اللہ عنہ کے سامنے لوگوں نے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ اور ان کے عدل کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تم عمر بن عبد العزیزؒ کی تعریف کر رہے ہو، اگر تم معاویہؓ کو دیکھتے تو تمہارا کیا حال ہوتا؟ لوگوں نے کہا کیا آپ ان کے حلم کے بارے فرما رہے ہیں؟ فرمایا نہیں وَاللّٰهِ بَلْ فِيْ عَدْلِهٖ اللہ کی قسم وہ عدل میں (بھی یکتا تھے) (منہاج السنہ)

رعایا کی داد رسی: سیّدنا معاویہؓ روزانہ جامع مسجد بنی اُمیہ دمشق میں بیٹھ جاتے۔ عوام کو آزادی سے اپنی شکایات پیش کرنے کا موقع دیتے جس میں بلا استثناء، ضعیف و کمزور عورتیں، بچے، دیہاتی اور لاوارث سبھی اپنی اپنی شکایات پیش کرتے اور سیّدنا معاویہؓ اسی وقت انکی شکایات کے تدارک کا حکم دیتے۔ اور اکابر صحابہ ایسے خلیفہ کو أَحْلَىٰ لِلْمُلْكِ وَأَخْلَقَ بِالْمُلْكِ۔ کیوں نہ فرمائیں رضی اللہ عنہم۔

حلم و سخاوۃ: نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:
مُعَاوِيَةُ أَحْلَمُ میری اُمت میں سب سے زیادہ حلم والے

اَحْلَمِیْ وَ اَجْوَدُهَا (حماۃ الاسلام ص ۱۲۵) بُردبار اور سخاوت کرنے والے معاویہؓ ہیں۔

اِسی طرح سیدنا ابن عباسؓ سے سیدنا معاویہ کے اوصاف پُوچھے گئے تو اُنہوں نے فرمایا۔ ان کا حلم غصہ کے لئے وبالِ جان تھا اور انکی سخاوت زبانوں کا قفل تھی۔ ان کی حکومت کے استحکام کی بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ دِلوں کو جوڑنا جانتے تھے۔

سادگی :

آپ ایک دفعہ کسی مجمع میں تشریف لے گئے آپ کے جانے پر لوگ تعظیماً کھڑے ہو گئے آپ نے اس فعل کو خِلافِ سُنّت سمجھتے ہوئے لوگوں کو سختی سے اس بات سے منع کیا اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ "جو آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے لئے تعظیماً کھڑے ہوا کریں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے"۔

لباس میں اس قدر سادگی تھی کہ اس میں کئی کئی پیوند لگے ہوتے اور آپ وہی پہنے دمشق کے بازاروں میں نِکل آتے۔ (البدایہ بحوالہ سیدنا معاویہؓ شخصیت وکردار)

سیدنا معاویہؓ کی نماز :

سیدنا ابالدرداء رضی اللہ عنہ نے شام والوں سے فرمایا:

مَارَاَیْتُ اَشْبَهَ صَلٰوۃً بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ اَمَا هٰذَا یَعْنِیْ مُعَاوِیَۃَ (منہاج السنہ)

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ کسی کی نماز مِلتی جُلتی نہیں دیکھی بجز معاویہؓ کے۔

ازواج واولاد :

آپ نے متعدد شادیاں کیں مگر دُو ازواج کے بطن سے اولاد ہوئی۔ سیدہ فاختہ بنت قرظہ نہایت متقیہ اور پاکباز خاتون تھیں، اُن کے بطن سے دُو بیٹے "عبداللہ" اور "عبدالرحمٰن" پیدا ہوئے۔ عبدالرحمٰن تو بچپن میں ہی انتقال کر گئے۔ مگر عبداللہ آپ کی وفات تک زندہ رہے تاریخ میں ان کے حالات کی تفصیل نہیں ملتی۔

دوسری زوجہ محترمہ سیدہ میسون بنت بجدل نہایت صالحہ اور عبادت گزار خاتون تھیں، اُن کے بطن سے دو بیٹیاں "امۃ رب المشارق" اور "رملہ" اور ایک بیٹا "یزید" پیدا ہوئے۔ یہی وہ "یزید" ہے جسے تاریخ نے سب سے بڑی متنازع شخصیت قرار دیا ہے لیکن اُسی تاریخ میں یہ بھی تحریر ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورہ پر سیدنا معاویہؓ نے "یزید" کو اپنے بعد خلیفہ نامزد فرمایا۔ سیدنا معاویہؓ کی وفات کے بعد صحابۂ کرام کی اکثریت نے

یزید کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اُسے خلیفہ تسلیم کر لیا۔ ۵۲ھ میں کئی جلیل القدر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلمانوں نے یزید کی قیادت میں قسطنطنیہ پر حملہ کر دیا۔ اور بشارتِ نبوی کے مستحق ٹھہرے۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا اِرشادِ گرامی ہے :

أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ۔ (صحیح بخاری جلد ۱ ص ۴۱۰)	میری اُمت کا پہلا لشکر جو مدینۂ قیصر (قسطنطنیہ) پر حملہ کریگا اُس کے لئے اللہ کیطرف سے مغفرت ہے۔

"مدینۂ قیصر" کسے کہتے ہیں :

حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں "مدینۂ قیصر" کا لفظ آیا ہے بعض اسلاف نے اس کی بھی وضاحت و صراحت کی ہے ـ

ملاحظہ فرمائیں ـــــ علّامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

يَعْنِي الْقُسْطُنْطُنِيَّةُ (یعنی قسطنطنیہ) (فتح الباری جلد ۶ ص ۷۸)

علّامہ عینی فرماتے ہیں : لِأَنَّ الْمُرَادَ بِهَا الْقُسْطُنْطُنِيَّةُ ـ

(اِس سے مراد قسطنطنیہ ہے) ـــــــــــــ

دیگر مؤرخین و اسلاف کی اکثریت نے بھی یہی لکھا ہے کہ "مدینہ قیصر" سے مراد شہرِ قسطنطنیہ ہے۔

اس وضاحت کے بعد یہ وہم بھی زائل ہو جاتا ہے کہ مدینۂ قیصر سے کون سا شہر مراد ہے۔ مغفرت کی اِس بشارتِ نبوی سے مشرف ہونے کے لئے جلیل القدر صحابۂ کرام (جن کو قرآن کریم کی زبانی رضاءِ الٰہی کا شرف حاصل ہو چکا تھا اور وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ـــ (کہ تمام صحابہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا) جیسی عظیم خوشخبریاں سُن چکے تھے پھر بھی اس جنگ میں شریک ہوئے جن میں عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور میزبانِ رسول ابو ایوب انصاری اور ریحانۃ النبی سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے اکابر شامل ہیں۔

چنانچہ علّامہ قسطلانی لکھتے ہیں :

كَانَ أَوَّلُ مَنْ غَزَا مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَمَعَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ سَادَاتِ الصَّحَابَةِ	مدینہ قیصر پر سب سے پہلے یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا تھا اور اسکے ساتھ اکابرِ صحابہ کی ایک جماعت تھی جیسے ابن عمر ابن عباس ابنِ

كَابنِ عُمَرَ وابنِ عبّاسٍ وابنِ الزُّبيرِ	زبیر اور ابوایوب انصاری (رضی اللہ عنہم)

ایسے ہی علامہ عینی نے بھی تحریر کیا ہے کہ :

انَّ يزيدَ بنَ مُعاوِيَةَ غزا بِلادَ الرُّومِ حَتّٰى بَلَغَ قُسطُنطُنِيَّةَ ومَعَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ ساداتِ الصَّحابةِ — الخ	یزید بن معاویہؓ رومیوں کے شہروں میں ان سے لڑتے رہے حتیٰ کہ وہ قسطنطنیہ تک پہنچا اور اس کے ساتھ اکابر صحابہ کی ایک جماعت تھی۔ (پھر وہی نام لکھے ہیں جو پہلے گزرے ہیں)

اسی لشکر میں سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں :

كَانَ الحسين يَغدُ إلَى مُعاوِيَةَ فِي عَامٍ فَيُعْطِيهِ وَيُكْرِمُهُ وَكَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ غَزَوْا الْقُسْطُنْطُنِيَّةَ مَعَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ يَزِيْدَ۔	سیدنا حسینؓ ہر سال سیدنا معاویہؓ کے پاس جایا کرتے تھے اور معاویہؓ ان کو انعام و اکرام سے نوازتے تھے اور سیدنا حسینؓ اس لشکر میں بھی شریک تھے جس نے قسطنطنیہ پر یزید بن معاویہؓ کی معیت میں حملہ کیا تھا۔

امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں :

أَوَّلُ جَيْشٍ غَزَاهَا كَانَ	سب سے پہلا لشکر جس نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا
أَمِيرُهُمْ يَزِيْدَ وَالْجَيْشُ عَدَدٌ مُعَيَّنٌ لَا مُطْلَقٌ وَشُمُوْلُ الْمَغْفِرَةِ لِآحَادِ هٰذَا الْجَيْشِ أَقْوٰى — الخ۔	اس کے امیر یزید تھے اور جیش عدد معین ہے مطلق نہیں اور اس لشکر کے ہر فرد کے لئے مغفرت ہے۔ اور یہی پختہ بات ہے۔

وفات : سیدنا معاویہؓ اٹھتر برس کی عمر میں شدید بیمار ہوئے، علاج کے باوجود شفایاب نہ ہوسکے چنانچہ ۲۲ رجب سنہ ۶۰ھ مطابق اپریل سنہ ۶۸۰ء کو امام سیاست خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مختصر علالت کے بعد انتقال فرماگئے، انتقال سے قبل اپنے فرزند اور نامزد خلیفہ یزید کے متعلق (جو

اسس موقع پر موجود نہ تھا[1] کچھ وصیتیں لکھوائیں، اور سیدنا ضحاک بن قیس الفہری رضؓ اور مسلم ابن عقبہ رضؓ کو وصیت کی کہ یہ یزید کو پہنچا دی جائیں۔ جسے علامہ ابن کثیر نے نقل کیا ہے (دیکھئے البدایۃ جلد ۸ صفحہ ۲۲۹، ۲۳۰) پھر اہلِ خاندان کو وصیت فرمائی۔ پھر تجہیز و تکفین کے متعلق وصیت فرمائی۔ کہ :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قمیص عطا فرمائی تھی۔ اسس کو اسی روز کے لئے میں نے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ آپ علیہ السلام کے موئے مبارک اور ناخن بھی شیشہ میں محفوظ ہیں۔ اِسی قمیص میں مجھے کفنانا اور ناخن اور موئے مبارک میری آنکھوں اور منہ میں بھر دینا۔ اللہ تعالیٰ اسس کی برکت سے میری مغفرت فرما دیں گے۔" (طبری جلد ۶ صفحہ ۱۸۲، ناسخ التواریخ صفحہ ۱۱۴ جلد ششم کتاب دوم، تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ ۱۹۸)

وصیت کے مطابق تجہیز و تکفین ہوئی اور صحابیٔ رسول سیدنا ضحاک بن قیس الفہری رضی اللہ عنہ (گورنر دمشق) نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور دمشق میں نہایت رنج و غم کے ساتھ سپردِ خاک کیا۔ اِنا للہ و انا الیہ راجعون

آپ نے کل ۴۲ برس حکومت کی (۲۲ سال گورنری اور ۱۹ سال چند ماہ خلافت) (الاستیعاب جلد اول صفحہ ۲۶۲)

آپ کی وفات سے امتِ مسلمہ ایک باوقار صاحبِ علم، حلیم و بردبار، کاتبِ وحی، بہترین شاعر، عظیم مدبر کامیاب حکمران، سحر البیان خطیب۔ پیکرِ شجاعت و بسالت، فقیہہ اور خلیفۂ راشد سے محروم ہو گئی۔ جس نے عرب و عجم میں دین کا بول بالا کر دیا تھا۔ آپ کی شخصیت اسس حوالہ سے تمام صحابہ رضؓ میں مظلوم ترین ہے کہ رافضی و سبائی تو آپ کو برا بھلا اسس لئے کہتے ہیں کہ اُن کے جھوٹے دھرم کو آپ کے عہد میں پنپنے کا موقع نہ ملا مگر سُنی اور وکیلِ صحابہ رضؓ کہلانے والے لبعض ناعاقبت اندیش عالم اور اُن کے اندھے مقلد بھی آپ پر جرح و تنقید سے نہیں چوکتے، ناقدینِ صحابہ کو سیدنا معاویہ رضؓ کا مقام و منصب اور دین کے لئے انکی عظیم خدمات، نبی علیہ السلام سے اُن کی محبت، کسی بھی نسبت کا لحاظ نہ رہا۔ اور خوفِ خدا سے عاری ہو کر آپ کو باغی، ظالم بادشاہ، خطاکار اور سخت گناہ گار تک لکھ دیا۔ استغفر اللہ۔

(ملاحظہ ہو " دفاعِ معاویہ رضؓ مصنفہ قاضی مظہر حسین۔ چکوال)

---

[1] ابنِ کثیر نے محمد بن اسحٰق رحؒ اور امام شافعی رحؒ کا قول نقل کیا ہے کہ یزید دمشق ہی میں تھا اور آپ کی نمازِ جنازہ اسی نے پڑھائی۔

بے شرمی کی حد یہ ہے کہ سیدنا معاویہ پر اس تبرّا بازی کے بعد ناقدین نے اپنے حق ہونے پر یہ بھونڈی دلیل چسپاں کرتے ہیں کہ ہم انہیں صورتاً ایسا سمجھتے ہیں حقیقتاً نہیں ہے۔ (حوالہ ایضاً) اگر اسی دلیل کو بنیاد بنا کر انہی گالیوں کے آئینے میں ناقدینِ صحابہؓ کو انکی اپنی مکروہ شکل دکھا دی جائے تو ان کی خود ساختہ مشیخت اور خلافت تار تار ہو جائے گی۔ سیدنا معاویہ کو دی گئی مندرجہ بالا گالیاں ہم ناقدینِ صحابہ کی خدمت میں واپس لوٹا کر انہیں کہتے ہیں کہ آپ خود ظالم، فاسق و فاجر، سخت گناہ گار، اور قرآن ناشناس ہیں۔ صورتاً ہیں حقیقتاً نہیں۔

کاش: صحابہؓ کرام کے بے رحم اور ظالم ناقد مقامِ صحابہ کو قرآن و حدیث کی رو سے سمجھنے کی کوشش کرتے۔ مگر افسوس! ہائے افسوس! عجمی سازش و پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر منافق رافضیوں اور سبائیوں کی وضع کردہ جھوٹی تاریخی روایات کو قرآن و حدیث پر فوقیت دی، انہوں نے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ سے بزعمِ خود اپنی نسبت کے حوالے سے اپنے آپ کو شیخ مدنی کا خلیفۂ ارشد تو لکھا اور لکھوایا مگر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی سیدنا معاویہؓ کو خلیفۂ راشد تسلیم کرنے سے نہ صرف انکار کیا بلکہ رافضیوں کی تقلید میں ان پر غلیظ تبرّا کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپ کے جانثار صحابہؓ کرام رضی اللہ عنہم اور آپ کی ازواج و اولاد کی محبت و عقیدت سے منور کر دے اور ہمارا حشر بھی انہی کے ساتھ ہو۔ ناقدینِ صحابہؓ کرام کو شرم و حیاء اور ہدایت نصیب فرمائے۔ اگر ان کے مقدر میں ہدایت نہیں تو پھر صحابہؓ کرام کے خلاف ان کی دراز متعفن زبانوں کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دے۔ (آمین)

ہر مسلمان بنیاد پرست ہے

ایک تو یہ بنیاد پرست و بنیاد پرست کا شور اس حقارت آمیز طریق سے اسلام دشمنوں نے بلند کیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی گالی ہے۔ برسلز میں ایک محترمہ جو ولندیزی تو نہ تھی مگر فرنچ زبان کی بہت بڑی صحافیہ تھی ایسی بنیاد پرست بنیاد پرست کی رٹ لگانے لگی میں نے پوچھا آپ کسی مذہب کی قائل ہیں؟ بولی ہاں میں رومن کیتھولک ہوں میں نے کہا تو آپ اپنے مذہب رومن کیتھولک کے بنیادی عقائد و نظریات کو حق اور سچ مانتی ہیں؟ کہنے لگی ہاں اس پر میں نے کہا تو گویا آپ بنیاد پرست مسیحی خاتون ہیں۔ یہ سن کر وہ ہنس پڑی۔ میں نے کہا —— ! میں مسلمان ہوں اور مسلمان بھی ایسا ہوں کہ اسلام کے بنیادی نظریات و عقائد کی صحت پر ایمان رکھتا ہوں اس اعتبار سے ہر مسلمان بنیاد پرست ہے اور یہ امر اس کے لیے فخر کی بات ہے۔ آپ لوگ میرے فخر کو میرے لیے گالی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خیر میرا جواب مغربی تدبر اور کاندھوں کے ایک جھٹکے میں ادھر سے ادھر کر دیا گیا

(پروفیسر مرزا محمد منور)